اقوال زریں

حافظ شیرازیؒ

☐ ہم غرور کے جام سے مست ہیں اور اسی کا نام ہم نے ہوشیاری رکھ لیا ہے۔ ☐ رفتگان طریقت کو دیکھ کر آدھے جو سے بھی قیامے اطلس و دیبا کو نہیں خریدے ان کو اس سے ہزار بیزاری ہے۔ ☐ توکل کے آستانہ پر تو پہنچا جاسکتا ہے لیکن آخرت کی سروری (سرداری) کے آسمان پر عروج کرنا بڑا مشکل ہے۔

پارلیمانی الیکشن، مسلمان اور اس کے بعد

پروفیسر اختر الواسع

2024 کے پارلیمانی الیکشن خیر و عافیت کے ساتھ اختتام کو پہنچے۔ اس الیکشن کی خوبی یہ تھی کہ اس میں جہاں سرمایہ کا نعرہ لگانے والی حکمراں جماعت معمولی اکثریت بھی حاصل نہ کرپائی۔ ایودھیا میں رام مندر کی پران پرتشٹھا کو لے کر حکمراں جماعت نے جو زور شور سے نمائش کی تھی وہ بھی کام نہ آئی اور ایودھیا سمیت اس نے آس پاس کی ساری سیٹیں سنگھ رانی جماعت ہار گئی۔ اتر پردیش جہاں سے ہو کر اقتدار کا راستہ دہلی تک جاتا ہے، وہاں پر سب سے زیادہ سیٹیں اکھلیش یادو کی قیادت میں سماجوادی پارٹی اور اس کی حلیف کانگریس کو ملیں۔ لیکن ہر حال چندرا بابو نائیڈو اور نتیش کمار اور دوسرے حلیفوں کے سہارے کسی نہ کسی طرح شری نریندر مودی کی قیادت میں این ڈی اے کی سرکار بن گئی۔ یہ سرکار کتنی عمر والی ثابت ہوگی، اس کا فیصلہ تو وقت ہی کرے گا، کیونکہ این ڈی اے سرکار کی حلیف جماعتیں سب اس سے مفاہمت واپس لے لیں، اس پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

اس الیکشن کی سہر حال ایک سب سے بڑی خوبی اور خصوصیت یہ تھی کہ مسلمانوں نے انتہائی صبر و تحمل کا ثبوت دیتے ہوئے حکمراں جماعت اور اس کے لیڈروں کی اشتعال دلانے والی باتوں پر مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف ایک علمدہ صف بندی کرنے کے لیے کی جانے والی ہر کوشش کو ناکام بنادیا۔ ایمان کی بات یہ ہے کہ ہندوؤں نے بھی بڑے صبر و ثبات کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی، یوگی آدتیہ ناتھ اور دوسرے لیڈروں کی طرف سے اٹھائے گئے سوالوں کو نظر انداز کر کے بھین کی طرف حد سے زیادہ بڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ 12 جون کو بنگلہ دیش اور وزیر اعظم نے تیستا ماسٹر پلان پر پیش رفت کی بات کہی تھی اور یہ بتایا تھا کہ ان کی حکومت نے اس پلان کے نفاذ کے لیے چین سے آسان شرطوں پر قرض مہیا کرانے کی گزارش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ اس کے لیے چین کی مالی امداد سے ایک سرمے بھی کیا گیا ہے۔ حسینہ حکومت کا ماننا ہے کہ تیستا ماسٹر پلان کے نفاذ سے تیستا ندی کے اطراف رہنے والے لوگوں کی دشواریاں کم ہوں گی۔ دوسری طرف چین کی یہ کوشش ہے کہ وہ بنگلہ دیش کو کسی طرح دائرۂ اثر میں لے لے مگر حکومت ہند حالات سے بے خبر نہیں ہے۔ گزشتہ ماہ ہندوستان کے خارجہ سکریٹری نے ڈھاکہ کا دورہ کیا تھا اور یہ بات سامنے آئی تھی کہ ہندوستان تیستا پروجیکٹ کے لیے مالی امداد دینا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں حسینہ حکومت، ہندوکو ناراض کر کے تیستا ماسٹر پلان کے لیے چین سے قرض لے لگی، یہ اندیشہ نہیں رکھا جانا چاہیے۔

شیخ حسینہ اس سے قبل وزیر اعظم مودی کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کرنے کے لیے آئی تھیں۔ اس بار وہ سرکاری دورے پر آئی ہیں۔ وزیر اعظم مودی سے ان کی ملاقات میں تیستا ندی تنازع، چین کے ساتھ تعلقات، مونگلا بندرگاہ کے مینجمنٹ اور اسلحے کی فروخت پر گفتگو متوقع تھی، البتہ آج کی بات چیت کے بعد یہ اعلان کیا گیا ہے کہ علاج کے لیے بنگلہ دیش سے ہندوستان آنے والے لوگوں کے لیے جلد ہی ای میڈیکل ویزا شروع کیا جائے گا۔ ہندوستان کے بنگلہ دیش کے شمال مغربی علاقے کے لوگوں کی سہولت کا خیال کرتے ہوئے رنگ پور میں ایک نیا اسسٹنٹ ہائی کمیشن کھولنے کی پیش رفت کی بھی خبر ہے۔ وزیر اعظم مودی کا یہ کہنا بجا ہے کہ بنگلہ دیش ہندوستان کا سب سے بڑا ترقیاتی شراکت دار ہے اور ہم بنگلہ دیش کے ساتھ اپنے تعلقات کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔

edit2sahara@gmail.com

ہندوستان

حسینہ کا دورۂ ہند

نے پڑوسیوں کو ہمیشہ سے بڑی اہمیت دی ہے۔ اس سلسلے میں سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے اپنی مدت کار میں کھل کر یہ بات کہی تھی کہ دوست بدلے جا سکتے ہیں، پڑوسی نہیں بدلے جاسکتے۔ ہندوستان نے اپنی طرف سے بھین اور پاکستان سے بھی رشتہ استوار اور مستحکم کرنے کی کوشش کی مگر یہ بات ناقابل فہم نہیں رہ گئی ہے کہ پاکستان، ہندوستان سے اپنی ازلی دشمنی چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ چین کی توسیع پسندی بھی جگ ظاہر ہو چکی ہے۔ اس سے جنوبی کوریا، جاپان، تائیوان، برونئی، فلپائن جیسے کئی ممالک پریشان ہیں کہ دو شرقی بحیرۂ چین اور جنوبی بحیرہ چین میں ان کے علاقوں پر دعوے کرتا ہے۔ یہ ممالک ہندوستان کو امید کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، بھوٹان اور مالدیپ جیسے پڑوسیوں سے تو غیر ہندوستان کے تاریخی تعلقات ہیں۔ اسی لیے گزشتہ کئی برسوں سے چین یہ کوشش کر رہا ہے کہ وہ ان ملکوں سے ہندوستان کے تعلقات خراب کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کسی نیپالی لیڈر کی طرف سے انوکھا بیان آجاتا ہے، کبھی مالدیپ کا کوئی لیڈر چوٹکانے والا بیان دے دیتا ہے۔ بنگلہ دیش میں خالدہ ضیاء کے وقت ایسا لگا تھا کہ حالات بدل رہے ہیں مگر شیخ حسینہ کے وزیر اعظم بننے کے بعد سے ہندوستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات مستحکم ہوئے ہیں۔ دونوں ملک ایک دوسرے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور دوستانہ تعلقات قائم رکھتے ہوئے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ چین نے بنگلہ دیش کو بھی دائرۂ اثر میں لینے کی کم کوشش نہیں کی ہے مگر شیخ حسینا ایک وژنری لیڈر ہیں۔ وہ بڑی اچھی طرح جانتی ہیں کہ کس پڑوسی کو کتنی اہمیت دینی ہے۔ اسی لیے وہ ہندوستان کے دورے پر آئی ہیں یا ہمارے وزیر اعظم بنگلہ دیش کے دورے پر جاتے ہیں تو یہی امید ہندستق ہے کہ دونوں حکومتیں دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کے لیے کچھ نیا کرنے والی ہیں۔ حسینہ کا یہ دورہ بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔ اس بار دو ہفتے میں وہ دوسری مرتبہ دہلی کے دورے پر آئی ہیں۔

بنگلہ دیش سب سے زیادہ اشیا جرمنی، امریکہ اور برطانیہ کو ایکسپورٹ کرتا ہے، البتہ چین کے بعد وہ سب سے زیادہ امپورٹ ہندوستان سے ہی کرتا ہے۔ ہندوستان سے بہتر تعلقات کی وجہ سے بنگلہ دیش کی حالت کبھی بھی پاکستان یا سری لنکا کی حالت جیسی نہیں ہوئی۔ ہندوستان نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا ہے، حسینہ کی مدت کار میں بنگلہ دیش نے کبھی ہندوستان کو نظر انداز کر کے چین کی طرف حد سے زیادہ بڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ 12 جون کو بنگلہ دیش اور وزیر اعظم نے تیستا ماسٹر پلان پر پیش رفت کی بات کہی تھی اور یہ بتایا تھا کہ ان کی حکومت نے اس پلان کے نفاذ کے لیے چین سے آسان شرطوں پر قرض مہیا کرانے کی گزارش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ اس کے لیے چین کی مالی امداد سے ایک سرمے بھی کیا گیا ہے۔ حسینہ حکومت کا ماننا ہے کہ تیستا ماسٹر پلان کے نفاذ سے تیستا ندی کے اطراف رہنے والے لوگوں کی دشواریاں کم ہوں گی۔ دوسری طرف چین کی یہ کوشش ہے کہ وہ بنگلہ دیش کو کسی طرح دائرۂ اثر میں لے لے مگر حکومت ہند حالات سے بے خبر نہیں ہے۔ گزشتہ ماہ ہندوستان کے خارجہ سکریٹری نے ڈھاکہ کا دورہ کیا تھا اور یہ بات سامنے آئی تھی کہ ہندوستان تیستا پروجیکٹ کے لیے مالی امداد دینا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں حسینہ حکومت، ہندو کو ناراض کر کے تیستا ماسٹر پلان کے لیے چین سے قرض لے لگی، یہ اندیشہ نہیں رکھا جانا چاہیے۔

شیخ حسینہ اس سے قبل وزیر اعظم مودی کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کرنے کے لیے آئی تھیں۔ اس بار وہ سرکاری دورے پر آئی ہیں۔ وزیر اعظم مودی سے ان کی ملاقات میں تیستا ندی تنازع، چین کے ساتھ تعلقات، مونگلا بندرگاہ کے مینجمنٹ اور اسلحے کی فروخت پر گفتگو متوقع تھی، البتہ آج کی بات چیت کے بعد یہ اعلان کیا گیا ہے کہ علاج کے لیے بنگلہ دیش سے ہندوستان آنے والے لوگوں کے لیے جلد ہی ای میڈیکل ویزا شروع کیا جائے گا۔ ہندوستان کے بنگلہ دیش کے شمال مغربی علاقے کے لوگوں کی سہولت کا خیال کرتے ہوئے رنگ پور میں ایک نیا اسسٹنٹ ہائی کمیشن کھولنے کی پیش رفت کی بھی خبر ہے۔ وزیر اعظم مودی کا یہ کہنا بجا ہے کہ بنگلہ دیش ہندوستان کا سب سے بڑا ترقیاتی شراکت دار ہے اور ہم بنگلہ دیش کے ساتھ اپنے تعلقات کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔

edit2sahara@gmail.com

منیٰ، عرفات و مزدلفہ کے انتظامات کی کہانی زائرین کی زبانی

محمد عباس دھالیوال

سعودی عرب میں ہر سال حج کے دوران سیکڑوں کی تعداد میں وہاں حج کے لیے گئے عازمین کی موت ہوتی رہتی ہے۔ دراصل یہ اموات انہیں نہیں ہوتی ہیں جو آگ لگنے کے سبب کبھی اچانک فراتفری ہونے سے تو کبھی کرین کے اچانک گرنے سے تو کبھی گرمی اور کبھی بھیڑ میں دم گھٹنے کے سبب اموات ہو جاتی ہیں۔ اس سال بھی حج کے دوران شدت کی گرمی کے سبب سیکڑوں عازمین کے جاں بحق ہونے کی اطلاعات ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اس سال تقریباً 18 لاکھ افراد کے حج کا فریضہ ادا کرنے کی خبریں ہیں، ان میں سے 16 لاکھ بیرون ممالک سے پہنچے تھے۔ اس کے علاوہ ہر سال ہزاروں افراد غیر قانونی ذرائع سے حج کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ وہ سرکاری حج ویزوں کے اکثر مہنگے طریقہ کار کے مخمل نہیں ہوتے۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس طریقے سے دستاویزات سے محروم عازمین کو خطرہ لاحق ہوتا ہے کیونکہ وہ حج کے راستے میں سعودی حکام کی طرف سے فراہم کردہ ایئر کنڈیشنڈ سہولیات تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔

انگلینڈ سے بات کرنے والے سفارت کاروں میں سے ایک نے کہا کہ مصری شہریوں کی اموات کی تعداد میں اضافہ قطعی طور پر غیر ذمہ دار مصری عازمین حج کی بڑی تعداد کی وجہ سے ہوا ہے۔ مصر کے حج مشن کی نگرانی کرنے والے ایک مصری اہلکار نے کہا کہ غیر قانونی افراد کی وجہ سے مصری عازمین کے کیمپوں میں بہت افراتفری پھیل گئی، جس کی وجہ سے خدمات معطل ہو گئیں۔ انہوں نے کہا ایسے افراد گرمی سے مر گئے کیونکہ زیادہ تر لوگوں کے پاس پناہ لینے کی جگہ نہیں تھی۔ جبکہ دوسرے طرف خرسان ادارے کے مطابق مختلف ممالک کی وزارت خارجہ اور دیگر ذرائع کی رپورٹ میں 562 مسلمانوں کی موت ہونے کی تصدیق ہوئی ہے، جبکہ رپورٹ کے مطابق جاں بحق ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے۔ ان ہلاک ہونے والوں میں سب سے بڑی تعداد مصری شہریوں کی ہے۔ جب ہم گزشتہ دہائیوں میں عازمین حج کے جاں بحق ہونے کی مختلف وجوہات کو دیکھتے ہیں تو پچھلے 30 سال کے دوران سعودی عرب میں حج کے دوران سعودی اہلکار مریض کا مطلب تک نہیں سمجھتے۔

تجزیہ

وجوہات کی وجہ سے ہیں۔ بہت سے زائرین عمر رسیدہ تھے۔ اور کچھ کا انتقال موسمی حالات کی وجہ سے ہوا ہے۔ یونی تعداد دو عرب سفارت کاروں نے گزشتہ منگل کو بتائی تھی کہ حج کے دوران 550 اموات ریکارڈ کی گئی ہیں۔ عرب سفارت کاروں کا کہنا تھا کہ اس تعداد میں 323 مصری اور 60 اردنی شامل ہیں اور ایک نے بتایا کہ تقریباً تمام مصری شہریوں کا انتقال گرمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ انڈونیشیا، ایران، سینیگال، تیونس اور عراق کے خوجتگر کردستان کے علاقے نے بھی بلاتکوں کی تصدیق کی گئی ہے، تاہم بہت سے معاملات میں مکالمہ نہ ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی دقیق تعداد کا تعین کرنے کے لیے تیاری کرنی ہے، محنت کرنی ہے، منصوبہ بندی کرنی ہے اور کرو ح چ ح ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو بازار سیاست کی ہر رکاوٹ کی ذیوڈ ہی پر مجرا کرنے کے لیے تیار ہے گی۔

(مضمون نگار جامعہ ملیہ اسلامیہ میں پروفیسر ایمریٹس اسلامک اسٹڈیز ہیں)

wasey27@gmail.com

مہاراشٹر میں کسی مسلمان کو ٹکٹ نہ دینا، اورنگ آباد سے امتیاز جلیل، دھوبڑی آسام سے مولانا بدرالدین اجمل، کشن گنج سے اختر الایمان اور امروہہ سے کنور دانش علی کی پارکسی اور کی نہیں نام نہاد سیکولر جماعتوں کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔

حرف حق

وزیر اعظم نے راجستھان کے بانسواڑہ میں جس طرح اپنے سُر بدلے اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا وہ ان باتوں کی دلیل تھی کہ وہ اب ہارنے جا رہے ہیں۔ انھوں نے جس طرح مسلمانوں کو گھس پیٹھیا، زیادہ بچے پیدا کرنے والا اور غیر مسلم بیاہتا عورتوں کے منگل سوتر چھین کر مسلمانوں کو دے دینے کی بات کی، وہ ان کی مایوسی اور ناامیدی کی کھلی علامت ثابت ہوئی۔

ہمارے وزیر اعظم بھی خوب ہیں۔ وہ ایک طرف تو پس ماندہ مسلمانوں کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف پس ماندہ کی پرند سب کا ظہیہ بھی لگا دیتے ہیں اور صاف کر دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو کسی طرح کا ریزرویشن نہیں دیا جائے گا۔ انھوں نے اور ان کے وزیر داخلہ نے یہاں تک کہا کہ مسلمانوں کو پس ماندگی کی بنیاد پر جو ریزرویشن دیا گیا ہے، اسے مذہبی قرار دے کر چھین لیا جائے گا۔ نتیجہ یہ کہ وہ مسلمان جو بس ماندگی کی بنیاد پر اپنی صورت بنگلی کے وزیر اعظم کے زمینہ دور کے جانے کی خوش فہمی میں مبتلا تھے، انھوں نے بھی انھیں ووٹ نہیں دیا۔ وزیر اعظم یہ بھول گئے کہ بھوری تشدد (ماب لنچنگ) کا شکار ہونے والا ہر مسلمان اتفاق سے پس ماندہ ہی تھا۔ یہی دلچسپ بات ہے کہ وزیر اعظم اقتدار میں تیسری بار آنے کے لیے چندرا بابو نائیڈو اور ان کے بیٹے کی طرف سے مسلمانوں کو آدھا ہرا کیا جانے والا ریزرویشن کی حمایت میں بولنے کے باوجود ان کی حمایت قبول کر لیتے ہیں۔ ایک طرف تو وہ سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس کی بات کر رہے تھے اور دوسری طرف وہ اس ملک کے نوجوانوں کے لیے روزگار، کسانوں کے لیے مناسب قرز زندگی، جو میں جانے کی خواہش رکھنے والے جوانوں کے لیے آئی اور بھینس کھیتوں والی نوکریوں کی بات کر رہے تھے۔ وہ یہ بھول گئے تھے کہ مہنگائی طرح مسلمانوں کو گھسا پٹھیا، زیادہ بچے پیدا کرنے والا اور غیر مسلم بیاہتا عورتوں کے منگل سوتر چھین کر مسلمانوں کو دے دینے کی بات کی، وہ ان کی مایوسی اور ناامیدی کی کھلی علامت ثابت ہوئی۔

ہمارے وزیر اعظم بھی خوب ہیں۔ وہ ایک طرف تو پس ماندہ مسلمانوں کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف پس ماندہ کی پرند سب کا ظہیہ بھی لگا دیتے ہیں اور صاف کر دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو کسی طرح کا ریزرویشن نہیں دیا جائے گا۔ انھوں نے اور ان کے وزیر داخلہ نے یہاں تک کہا کہ مسلمانوں کو پس ماندگی کی بنیاد پر جو ریزرویشن دیا گیا ہے، اسے مذہبی قرار دے کر چھین لیا جائے گا۔ نتیجہ یہ کہ وہ مسلمان جو بس ماندگی کی بنیاد پر اپنی صورت بنگلی کے وزیر اعظم کے زمینہ دور کے جانے کی خوش فہمی میں مبتلا تھے، انھوں نے بھی انھیں ووٹ نہیں دیا۔ وزیر اعظم یہ بھول گئے کہ بھوری تشدد (ماب لنچنگ) کا شکار ہونے والا ہر مسلمان اتفاق سے پس ماندہ ہی تھا۔ یہی دلچسپ بات ہے کہ وزیر اعظم اقتدار میں تیسری بار آنے کے لیے چندرا بابو نائیڈو اور ان کے بیٹے کی طرف سے مسلمانوں کو آدھا ہرا کیا جانے والا ریزرویشن کی حمایت میں بولنے کے باوجود ان کی حمایت قبول کر لیتے ہیں۔ ایک طرف تو وہ سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس کی بات کر رہے تھے اور دوسری طرف وہ اس ملک کے نوجوانوں کے لیے روزگار، کسانوں کے لیے مناسب قرز زندگی، جو میں جانے کی خواہش رکھنے والے جوانوں کے لیے آئی اور بھینس کھیتوں والی نوکریوں کی بات کر رہے تھے۔ وہ یہ بھول گئے تھے کہ مہنگائی طرح مسلمانوں کو گھسا پٹھیا، زیادہ بچے پیدا کرنے والا اور غیر مسلم بیاہتا عورتوں کے منگل سوتر چھین کر مسلمانوں کو دے دینے کی بات کی، وہ ان کی مایوسی اور ناامیدی کی کھلی علامت ثابت ہوئی۔

جس طرح مدرسوں کے خلاف آوازیں بلند کی گئیں، قانونی چارہ جوئی سے پہلے مسلمانوں کے علاقوں میں بلڈوزر چلائے گئے، سرکاری کسڈی میں مسلمان باہوبلی نہ رہا جل کے گیے، جس طرح مسجدوں اور مزاروں کی بے حرمتی کی گئی وہ سب کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اس الیکشن سے یہ بات بھی پوری طرح واضح ہوگئی کہ مندر اور دھرم کے نام پر راج نیتی بہت دن تک نہیں کی جا سکتی اور یہ کسی اور نے نہیں اس ملک کے ہندوؤں نے ثابت کیا جن کی غالب ترین اکثریت سیکولر ہے۔

اس الیکشن سے صرف یہی نہ پی کوئی سبق لیا جانا چاہیے بلکہ نام نہاد سیکولر جماعتوں کو بھی سبق لینا چاہیے۔ مہاراشٹر میں کسی مسلمان کو ٹکٹ نہ دینا، اورنگ آباد سے امتیاز جلیل، دھوبڑی آسام سے مولانا بدرالدین اجمل، کشن گنج سے اختر الایمان اور امروہہ سے کنور دانش علی کی پارکسی اور کی نہیں نام نہاد سیکولر جماعتوں کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ اس پر کھنڑ مایاوتی کا یہ طنطنہ اور ذلت آمیز تبصرہ کہ انھوں نے سب سے زیادہ بنگلہ مسلمانوں کو دیے اور مسلمانوں نے انھیں ووٹ نہیں دیا، اس لیے وہ پارلیمنٹ میں ایک ممبر بھی نہیں پہنچا پائیں، لیکن اب ان سے کون کہے کہ انھوں نے جو بڑی تعداد میں مسلمانوں کو ٹکٹ دیے وہ ان کی جیت کو یقینی بنانے کے لیے نہیں بلکہ بی جے پی کو مسلم ووٹوں کی تقسیم کے نتیجے میں جتانے کے لیے دیے تھے۔ سوال یہ ہے کہ مایاوتی سے کسی نے اب تک یہ کیوں نہیں پوچھا کہ انھیں دلتوں کے کتنے ووٹ ملے؟ سچ بات تو یہ ہے کہ مایاوتی پارٹی کو اپنی جیب کا سکہ سمجھا، اس کو ماسٹر کانشی رام کی طرح لیڈر بیسڈ پارٹی بننے ہی نہیں دیا۔

بنگال میں ممتا بنرجی کی قیادت میں سب سے زیادہ مسلمانوں نے کامیابی حاصل کی اور اس کی وجہ یہ کہ وہ مسلمانوں کو ایک معین ووٹ بینک سمجھ کر پالیسیز کا نفاذ کرتی ہیں۔ ان کے بچے اور کھرے ہندو ہونے میں بھی شبہ نہیں۔ وہ بنگال کا بھدرلوک ہو یا ذکا پچا کے جو یار یا عام بنگالی ہندو اس کا مذہب، ذات پات کی تفریق کے بغیر خیال رکھتی ہیں اور اسی لیے وہ بے پی بی بنگال سے دور رکھنے میں کامیاب بھی ہوئی ہیں۔

الیکشن تو اب جب بھی ہوں گے وہ الگ ہوں گے لیکن مسلمانوں کو وقتی کامیابی سے مطمئن نہیں ہونا چاہیے اور انھیں ساری باتیں ہوں، پڑھ مردگی اور خوف کی نفسیات سے اوپر اٹھ کر اپنے غیر مسلم بھائیوں سے ایک بہتر شبت اور صحت مند مکالمے کا آغاز کرنا چاہیے کہ مسلمانوں سے کیا چاہتے ہیں اور خود اپنی طرف سے کیا کر کے تو یار ہیں۔ یاد رکھیے کہ صرف ہندو کا سیکولر ہونا ہی کافی نہیں، ہمیں بھی اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے سیکولر ثابت کرنا ہوگا۔

مسلمانوں کو ایک سماجی گروہ کے طور پر تعلیم اور تجارت پر خاصا زور دینا ہے۔ تعلیم کے لیے ہم اپنی غربت اور پس ماندگی کو بہانا نہیں بنا سکتے بلکہ آدھی روٹی کھائیں گے مگر اپنے بچوں کو ضرور پڑھائیں گے۔ یاد رکھیے دنیا میں ہر چیز بدل سکتی ہے سوائے سنت الٰہی کے۔ سنت الٰہی یہ ہے کہ سورۃ بقرہ کے بقول جب فرشتے اشیا کے نام نہیں بتا سکے اور آدم نے بتا دیے تو اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں! اس طرح اپنی اس سنت کو قیامت تک کے لیے دوام بخش دیا کہ جو نہیں جانتے انھیں جھکنا پڑے گا ان کے سامنے جو جانتے ہیں۔ اسی طرح تجارت میں اللہ نے کئی گنا زیادہ فائدہ رکھا ہے اور دنیا کی تاریخ اس کی گواہ ہے کہ دنیا میں جس قوم نے بھی حروف پڑھا و تجارت کے سہارے ہی پایا کیوں کہ جس کے ہاتھ میں منڈی ہے، اسی کے ہاتھ میں منڈی ہے۔

میرے بعض دوست میری علی گڑھ کے زمانے کی اس زور بیانی کا حوالہ دیتے ہیں جس میں کہا کرتا تھا کہ ہم نے اس ملک کو قطب مینار کی بلندی، تاج محل کا حسن، لال قلعے کی پختگی، شاہجہانی مسجد کا تقدس اور معین الدین اور نظام الدین کا عرفان عطا کیا ہے۔ میں نے جو اس وقت کہا تھا اس پر میں تا ہنوز قائم ہوں، لیکن یہ میں یہ بات بھی بھولنی چاہیے کہ جب تک ہم یہ دے سکتے تھے تو عقل الٹی بھی ہمیں ہی تسلیم کیا گیا، اب ہم کیا دے رہے ہیں کہ کوئی ہمیں کتنا کامیاب بھی ہونے دے۔ مسلمانوں کو اپنے آپ کو دینے والا بنانا ہے اس کے لیے تیاری کرنی ہے، محنت کرنی ہے، منصوبہ بندی کرنی ہے اور کرو ح چ ح ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو بازار سیاست کی ہر رکاوٹ کی ذیوڈ ہی پر مجرا کرنے کے لیے تیار ہے گی۔

(مضمون نگار جامعہ ملیہ اسلامیہ میں پروفیسر ایمریٹس اسلامک اسٹڈیز ہیں)

wasey27@gmail.com

ہندوستان

حسینہ کا دورۂ ہند

نے پڑوسیوں کو ہمیشہ سے بڑی اہمیت دی ہے۔ اس سلسلے میں سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے اپنی مدت کار میں کھل کر یہ بات کہی تھی کہ دوست بدلے جا سکتے ہیں، پڑوسی نہیں بدلے جاسکتے۔ ہندوستان نے اپنی طرف سے بھین اور پاکستان سے بھی رشتہ استوار اور مستحکم کرنے کی کوشش کی مگر یہ بات ناقابل فہم نہیں رہ گئی ہے کہ پاکستان، ہندوستان سے اپنی ازلی دشمنی چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ چین کی توسیع پسندی بھی جگ ظاہر ہو چکی ہے۔ اس سے جنوبی کوریا، جاپان، تائیوان، برونئی، فلپائن جیسے کئی ممالک پریشان ہیں کہ دو شرقی بحیرۂ چین اور جنوبی بحیرہ چین میں ان کے علاقوں پر دعوے کرتا ہے۔ یہ ممالک ہندوستان کو امید کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، بھوٹان اور مالدیپ جیسے پڑوسیوں سے تو غیر ہندوستان کے تاریخی تعلقات ہیں۔ اسی لیے گزشتہ کئی برسوں سے چین یہ کوشش کر رہا ہے کہ وہ ان ملکوں سے ہندوستان کے تعلقات خراب کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کسی نیپالی لیڈر کی طرف سے انوکھا بیان آجاتا ہے، کبھی مالدیپ کا کوئی لیڈر چوٹکانے والا بیان دے دیتا ہے۔ بنگلہ دیش میں خالدہ ضیاء کے وقت ایسا لگا تھا کہ حالات بدل رہے ہیں مگر شیخ حسینہ کے وزیر اعظم بننے کے بعد سے ہندوستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات مستحکم ہوئے ہیں۔ دونوں ملک ایک دوسرے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور دوستانہ تعلقات قائم رکھتے ہوئے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ چین نے بنگلہ دیش کو بھی دائرۂ اثر میں لینے کی کم کوشش نہیں کی ہے مگر شیخ حسینا ایک وژنری لیڈر ہیں۔ وہ بڑی اچھی طرح جانتی ہیں کہ کس پڑوسی کو کتنی اہمیت دینی ہے۔ اسی لیے وہ ہندوستان کے دورے پر آئی ہیں یا ہمارے وزیر اعظم بنگلہ دیش کے دورے پر جاتے ہیں تو یہی امید ہندستق ہے کہ دونوں حکومتیں دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کے لیے کچھ نیا کرنے والی ہیں۔ حسینہ کا یہ دورہ بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔ اس بار دو ہفتے میں وہ دوسری مرتبہ دہلی کے دورے پر آئی ہیں۔

بنگلہ دیش سب سے زیادہ اشیا جرمنی، امریکہ اور برطانیہ کو ایکسپورٹ کرتا ہے، البتہ چین کے بعد وہ سب سے زیادہ امپورٹ ہندوستان سے ہی کرتا ہے۔ ہندوستان سے بہتر تعلقات کی وجہ سے بنگلہ دیش کی حالت کبھی بھی پاکستان یا سری لنکا کی حالت جیسی نہیں ہوئی۔ ہندوستان نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا ہے، حسینہ کی مدت کار میں بنگلہ دیش نے کبھی ہندوستان کو نظر انداز کر کے چین کی طرف حد سے زیادہ بڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ 12 جون کو بنگلہ دیش اور وزیر اعظم نے تیستا ماسٹر پلان پر پیش رفت کی بات کہی تھی اور یہ بتایا تھا کہ ان کی حکومت نے اس پلان کے نفاذ کے لیے چین سے آسان شرطوں پر قرض مہیا کرانے کی گزارش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ اس کے لیے چین کی مالی امداد سے ایک سرمے بھی کیا گیا ہے۔ حسینہ حکومت کا ماننا ہے کہ تیستا ماسٹر پلان کے نفاذ سے تیستا ندی کے اطراف رہنے والے لوگوں کی دشواریاں کم ہوں گی۔ دوسری طرف چین کی یہ کوشش ہے کہ وہ بنگلہ دیش کو کسی طرح دائرۂ اثر میں لے لے مگر حکومت ہند حالات سے بے خبر نہیں ہے۔ گزشتہ ماہ ہندوستان کے خارجہ سکریٹری نے ڈھاکہ کا دورہ کیا تھا اور یہ بات سامنے آئی تھی کہ ہندوستان تیستا پروجیکٹ کے لیے مالی امداد دینا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں حسینہ حکومت، ہندو کو ناراض کر کے تیستا ماسٹر پلان کے لیے چین سے قرض لے لگی، یہ اندیشہ نہیں رکھا جانا چاہیے۔

شیخ حسینہ اس سے قبل وزیر اعظم مودی کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کرنے کے لیے آئی تھیں۔ اس بار وہ سرکاری دورے پر آئی ہیں۔ وزیر اعظم مودی سے ان کی ملاقات میں تیستا ندی تنازع، چین کے ساتھ تعلقات، مونگلا بندرگاہ کے مینجمنٹ اور اسلحے کی فروخت پر گفتگو متوقع تھی، البتہ آج کی بات چیت کے بعد یہ اعلان کیا گیا ہے کہ علاج کے لیے بنگلہ دیش سے ہندوستان آنے والے لوگوں کے لیے جلد ہی ای میڈیکل ویزا شروع کیا جائے گا۔ ہندوستان کے بنگلہ دیش کے شمال مغربی علاقے کے لوگوں کی سہولت کا خیال کرتے ہوئے رنگ پور میں ایک نیا اسسٹنٹ ہائی کمیشن کھولنے کی پیش رفت کی بھی خبر ہے۔ وزیر اعظم مودی کا یہ کہنا بجا ہے کہ بنگلہ دیش ہندوستان کا سب سے بڑا ترقیاتی شراکت دار ہے اور ہم بنگلہ دیش کے ساتھ اپنے تعلقات کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔

edit2sahara@gmail.com

مراسلات

مراسلہ نگار کی رائے سے مدیر کا متفق ہونا ضروری نہیں

مغربی تہذیب اور ہمارے کھانے کے طور طریقے

مکرمی! مغربی تہذیب نے مشرق کو جو چیزیں سپلائی کی ہیں، ان میں ایک کھڑے کھڑے کھانے کا طریقہ بھی ہے، جو کانٹر پر جا کر پلیٹ بڑھاتے، پیرالگے دو چیج، کھانا سالن، سبزی، ترکاری، روٹی ڈالتا جائے گا اسب لے کر ایک طریقہ تھیسی نہیں ہوتی۔ ہندوستان نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا ہے، حسینہ کی مدت کار میں بنگلہ دیش نے کبھی ہندوستان کو نظر انداز کر کے چین کی طرف حد سے زیادہ بڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ 12 جون کو بنگلہ دیش اور وزیر اعظم نے تیستا ماسٹر پلان پر پیش رفت کی بات کہی تھی اور یہ بتایا تھا کہ ان کی حکومت نے اس پلان کے نفاذ کے لیے چین سے آسان شرطوں پر قرض مہیا کرانے کی گزارش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ اس کے لیے چین کی مالی امداد سے ایک سرمے بھی کیا گیا ہے۔ حسینہ حکومت کا ماننا ہے کہ تیستا ماسٹر پلان کے نفاذ سے تیستا ندی کے اطراف رہنے والے لوگوں کی دشواریاں کم ہوں گی۔ دوسری طرف چین کی یہ کوشش ہے کہ وہ بنگلہ دیش کو کسی طرح دائرۂ اثر میں لے لے مگر حکومت ہند حالات سے